اپنے ربِّ کریم کے عفو وکرم اور اسکی رحمت ومغفرت کی امید رکھنے والے بندے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَلِيكِ الْمُقْتَدِرِ، سُبْحَانَهُ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، أَعْظَمُ النَّاسِ خُلُقًا، وَأَكْثَرُهُمْ عَفْوًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ. **أَمَّا بَعْدُ**: فَأُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّكُمْ، وَالْعَفْوِ عَنْ غَيْرِكُمْ، فَإِنَّهُ أَقْوَمُ لِحَيَاتِكُمْ، وَأَبْقَى لِسَعَادَتِكُمْ، قَالَ سُبْحَانَهُ: **﴿وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾**[(١)].

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! اسلام میں باہمی الفت ومحبت کی بہت زیادہ اہمیت ہے ہمارے دین حنیف نے محبت کے بندھن کو مضبوط کرنے کا حکم دیا ہے اور الفت کے اسباب کو پائیدار کرنے کی ترغیب دی ہے درحقیقت لوگوں کے درمیان اچھے تعلقات ان کی طبعی شرافت کی نشانی ہے اور ان کی خوشگوار زندگی کی بنیاد اور باہمی الفت کی دلیل ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: **«الْمُؤْمِنُ مَأْلَفَةٌ، وَلَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَأْلَفُ وَلَا يُؤْلَفُ»**[(٢)] مؤمن بندہ الفت ومحبت کا مرکز ہوتا ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی جو لوگوں سے الفت ومحبت نہیں کرتا اور نہ لوگ اس

---

(١) البقرة: ٢٣٧.
(٢) أحمد: ٢٢٨٤٠.

سے الفت و محبت کرتے ہیں پھر جن چیزوں سے باہمی تعلق مضبوط ہوتا ہے ان میں دوسروں سے مسکرا کر اور بشاشت سے ملنا بھی شامل ہے اور لوگوں سے بہترین الفاظ کے ساتھ ملاقات کرنا بھی داخل ہے میٹھی گفتگو محبت کی بنیاد اور دلوں کیلئے کنجی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے:(وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا)[١] اور آپ میرے مسلمانون بندوں سے کہہ دیجئے کہ ایسی بات کہا کریں جو بہتر ہو شیطان لوگوں میں فساد ڈالدیتا ہے واقعی شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے لہذا ہم شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جس کی شرارت کا یہ عالم ہے (الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ * الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ)[٢] جو وسوسہ ڈالنے والا پیچھے چھپ جانے والا ہے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے (لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا)[٣] تاکہ وہ ایمان والوں کو غم میں مبتلا کرے پس وہ دلوں کو آپسی دشمنی سے بھر دیتا ہے اور قلوب میں بغض وعداوت کی آگ بھڑکا دیتا ہے باری تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ہے:(خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ* وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ)[٤]، اے محبوب! آپ درگذر کا

---

(١) الإسراء: ٥٣.
(٢) الناس: ٤-٥.
(٣) المجادلة: ١٠.
(٤) الأعراف: ١٩٩-٢٠٠.

رویہ اپنائیے اور (لوگوں کو) بھلائی کا حکم دیتے رہئیے اور جاہلوں کی طرف دھیان نہ دیجئیے. اور اگر کبھی شیطان کی طرف سے آپ کو کوئی وسوسہ پیش آجائے تو اللہ کی پناہ مانگ لیں یقیناً وہ ہر بات سننے والا، ہر چیز جاننے والا ہے۔

عفوو درگذر سے کام لینے والو! عقلمند آدمی شیطان کو شرارت کرنے کا موقع نہیں دیتا اور اس کے لئے کوئی دروازہ کھلا نہیں چھوڑتا اور بدگمانی کے اسباب باقی نہیں رکھتا بلاشبہ بدسلوکی اور جھگڑے کے ماحول سے دور رہنا ان چیزوں میں شامل ہے جن سے تعلقات کی حفاظت ہوتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ جب اپنے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو ہماری تعلیم کیلئے یوں دعا کیا کرتے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أَزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ»[1]، یااللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں راہ بھول جاؤں یامجھ سے کوئی لغزش ہو یا میری طرف سے کسی پر ظلم ہو یامیں کسی کے ظلم کا نشانہ بنوں یامیرا کسی سے جھگڑا ہو یامجھ سے ناحق جھگڑا کیا جائے، یامیں (کسی کی وجہ سے) لاعلمی کا شکار بنوں یا میرے ساتھ کوئی نادانی کرے، اور جن چیزوں سے تعلق اور محبت میں اضافہ ہوتا ہے ان میں سے ایک ہے لڑائی جھگڑا ترک کردینا اور اللہ کی رضا کیلئے صبر کرلینا اگرچہ آدمی حق پر ہو[2] اسی طرح خیالی مفروضوں سے بچنا اور جھگڑنے والوں سے دور رہنا بھی الفت و محبت کا سبب ہے یقیناً لڑائی اور دشمنی

---

(١) أبو داود: ٥٠٩٤ والنسائي: ٥٤٨٦ وابن ماجه: ٣٨٨٤.
(٢) سنن أبي داود: ٤٨٠٠.

بہت بری چیز ہے «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ»[1]. اللہ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو انتہائی ضدی اور جھگڑالو ہو جس کی یہ کیفیت ہوتی ہے «إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ»[2] وہ جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوج پر اتر آئے

اللہ کے نیک بندو! میرے عزیز بھائیو! اب ذرا ان لوگوں کے بارے میں سوچیں جو معمولی باتوں پر سالہا سال تک لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں اور آپسی رنجش کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام تک نہیں کرتے، کیا انہوں نے رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے؟: «لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ»[3]، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین رات سے زیادہ بول چال بند رکھے تو میرے دوستو! اگر آپ نے کسی مسلمان سے قطع تعلق کر رکھا ہے تو اللہ کے واسطے اپنا رویہ بدلیں اور اپنے اس بھائی سے جلد از جلد سلام دعا کرلیں کیا آپ نے خدائے عَلّام کا یہ فرمان نہیں سنا ہے: ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ﴾[4]، تو آپ ان سے بے رخ رہئیے اور یوں کہہ دیجئے کہ تمکو سلام کرتا ہوں، بلا شبہ نیک بندے اور بڑے دل والے اپنے دشمن کو معاف کردیتے ہیں اور اپنے اخلاق کی طاقت سے دوسروں پر حاوی ہوجاتے ہیں ایسے لوگوں کیلئے قرآن کریم کی بشارت

---

(١) متفق عليه.
(٢) متفق عليه.
(٣) متفق عليه.
(٤) الزخرف: ٨٩.

ہے: ﴿فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا﴾[١]، پس ایسے لوگوں کیلئے پوری پوری امید ہے کہ اللہ تعالی ان کو معاف فرمادے گا اللہ تعالی بڑا معاف کرنے والا بہت مغفرت والا ہے۔ شیخ زاید رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: معافی اور رواداری انتہائی ضروری ہے، جب سب سے عظیم مرتبے والا خالق کائنات عزوجل عَفو ودرگذر فرماتا ہے تو ہماری کیا مجال ہے کہ ہم درگذر نہ کریں[٢] اللہ کے نیک بندو۔ جب کسی کے رویے سے آپ کو تکلیف پہونچے تو اس وقت یہ یاد رکھیں کہ معاف کردینے میں دین ودنیا کی کامیابی ہے اور اس میں بڑی راحت ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو ہماری زندگی میں سکون واطمینان نہیں رہے گا اور دشمنی اور بد سلوکی کا ایک ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہوجائے گا حضرت فُضَیْلُ علیہ الرحمہ کا قول ہے۔ جب تمھارے پاس کوئی آدمی کسی کی شکایت لیکر آئے تو اس سے کہو کہ میرے بھائی! اسے معاف کردو اس لئے کہ معاف کردینے والا آدمی رات بھر سکون سے سوتا ہے اور معاف نہ کرنے والا دشمنی اور بدلے کی فکر میں کُڑھتا رہتا ہے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

لَمَّا عَفَوْتُ وَلَمْ أَحْقِدْ عَلَى أَحَدٍ **
أَرَحْتُ قَلْبِيَ مِنْ هَمِّ الْعَدَاوَاتِ[٣]

---

(١) النساء: ٩٩.
(٢) حلية الأولياء وطبقات الأصفياء: (١١٢/٨). بتصرف.
(٣) آداب الصحبة لأبي عبد الرحمن السلمي، ص: ٦٠.

جب میں نے (سب کو) معاف کردیا اور کسی سے بغض وعداوت نہیں رکھا تو در حقیقت میں نے اپنے نفس کو عداوت اور دشمنی کے رنج وغم سے راحت دیدی یا اللہ ! اے معاف فرمانے والے ! اے کریم ! ہمیں بھی ان بندوں میں شامل فرمادے جو دوسروں کو معاف کرتے ہیں جس کی برکت سے تو ان کے ساتھ عَفُو ودرگذر کا معاملہ فرماتا ہے اور ان کو دین ودنیا کی کامیابی عطا فرماتا ہے

أَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اپنے ربِّ کریم کے عفو وکرم کی امید رکھنے والو! اس وقت آپ شعبان کے مبارک مہینے میں ہیں جس کی بابت حدیث پاک میں ارشاد ہے«تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ»[1]. اس میں بندوں کے اَعمال رب العالمین کے حضور پیش کئے جاتے ہیں، اس مبارک مہینے ہمیں باری تعالٰی کی عظیم الشان رحمت و مغفرت کو یاد رکھنا چاہیے چنانچہ نبی کریمﷺ کی حدیثِ صحیح میں وارد ہے:«إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ، إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ»[2]. شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالی (اپنی رحمت کے ساتھ) ظہور فرماتا ہے پس مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ ساری مخلوق کی بخشش فرمادیتا ہے، توکیا جھگڑنے والوں کو کچھ احساس ہے کہ انہوں نے کتنی بڑی بھلائی ضائع کردی ؟ اورکیا انہیں معلوم ہے کہ وہ کتنی بڑی فضیلت سے محروم ہو گئے ؟تو اللہ کے نیک بندو !ان بابرکت ایام کو غنیمت سمجھو«ارْحَمُوا تُرْحَمُوا، وَاغْفِرُوا يَغْفِرِ اللَّهُ لَكُمْ»[3]، رحم کرو تم پر بھی رحم کیاجائے گا اور معاف کرو اللہ تعالی تمہیں بھی معاف فرمادیگا اور جس آدمی کا کسی سے کوئی

---

(١) النسائي: ٢٣٥٧.
(٢) ابن ماجه: ١٣٩٠.
(٣) البخاري في الأدب المفرد: ١٣٨/١ وأحمد: ٦٦٩٨.

معاملہ اور جھگڑا ہو تو وہ یاد رکھے کہ یہ معافی تلافی کا وقت ہے اور اپنے رب کی رضا کیلئے باہم دلوں کو صاف کرلینے کا وقت ہے، یقیناً سچا مؤمن وہی ہے جو جھگڑے اور اختلافات کے اسباب سے دور رہتا ہے لوگوں سے اچھے تعلقات رکھتا ہے وہ عفو ودرگذر کرتا ہے اور باہمی الفت و محبت کو باقی رکھنے کی کوشش کرتا ہے، (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[1]. کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ اللہ تعالی تمھاری مغفرت کردے اور اللہ بہت مُعاف کرنے والا، بڑا مہربان ہے، میرے بھائیو! آپ کے حسن سلوک اور آپ کے عَفْو ودرگذر کے سب سے زیادہ حقدار آپ کے عزیز و اقارب ہیں، جن کے ساتھ اللہ ربّ العزّت نے صلہ رحمی کا حکم دیا ہے پس اپنے خاندان والوں اور قریبی لوگوں کی خوبیاں یاد رکھا کر وان کی کمیوں اور کوتاہیوں کو نظر انداز کردیا کروان کو ہدیہ دینے اور ان سے رابطہ رکھنے میں سبقت کرو اور اگر ترکہ وراثت یا مالی شراکت میں ان سے کچھ اختلاف ہوجائے تو اس وجہ سے ان سے تعلقات مت توڑا کرو اسی طرح دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اپنے پڑوسیوں دوستوں اور کام کاج میں شریک لوگوں کو معاف کردیا کرو یہ عزت و سربلندی کا سبب ہے نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے «مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا»[2]، عَفْو ودرگذر کی بدولت، اللہ تعالی بندے کی عزت ہی میں اضافہ فرماتے ہیں بلاشبہ اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے سچ اور حق فرمایا

---

(١) النور: ٢٢.
(٢) مسلم: ٦٧٥٧.

ہے:(وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ)[1]. اوروہ لوگوں سے درگذر کرنیوالے ہیں اور اللہ تعالی نکو کاروں کو پسند کرتا ہے** هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوزِ، اجْعَلِ الْعَفْوَ شِيمَتَنَا، وَالتَّسَامُحَ خُلُقَنَا، وَأَدِمْ مَوَدَّتَنَا، وَزِدْ أُلْفَتَنَا، وَوَطِّدْ عَلَاقَاتِنَا، يَا رَبَّنَا وَخَالِقَنَا. اللَّهُمَّ إِنَّ رَمَضَانَ قَدْ أَقْبَلَ، فَوَفِّقْنَا لِاسْتِقْبَالِهِ بِقُلُوبٍ تَقِيَّةٍ، وَأَنْفُسٍ نَقِيَّةٍ، وَأَيَادٍ سَخِيَّةٍ، وَأَلْسُنٍ بِذِكْرِكَ نَدِيَّةٍ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ. اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدٍ، وَالشَّيْخَ رَاشِدٍ، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيْخَ مَكْتُومٍ، وَالشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.**

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) آل عمران: ١٣٤.